20782 ـ کیا پوتا اپنے دادے کا وارث بنے گا؟

سوال

میں نے سنا ہے کہ اگر کوئي شخص فوت ہوجائے اور اس کا والد زندہ ہو اور اپنے پیچھے اولاد چھوڑے تو اس کي اولاد دادے کے وارث نہیں بنیں گے، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آیا یہ شریعت اسلامیہ کے مطابق صحیح ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالي ایسي غیرعادلانہ تقسیم کا حکم دیں اور خاص کر اس صورت میں اور پھر یہ یتیم بچے تو بہت زیادہ دیکھ بھال کے محتاج ہیں , اگر یہ حکم واقعي صحیح ہے تو پھر اس کے لیے کچھ شروط ہوني ضروري ہیں .
تو کیااس مسئلہ کو شریعت اسلامي کے احکام وراثت سے قرآن وسنت کے دلائل کي روشني میں وضاحت کرنا ممکن ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ نے جویہ ذکر کیا ہے کہ باپ فوت ہوجانے کي صورت میں اس کي اولاد اپنے دادا کے وارث نہیں بنیں گے صحیح ہے لیکن اس کي ایک شرط ہے کہ فوت ہونے والے دادے کا کوئي ایک یا ایک سے زیادہ بیٹا زندہ ہو تو اس صورت میں پوتے بیٹے کي موجودگي جوکہ ان کا چچا بنتا ہے دادے کي وراثت سے محروم ہونگے .

لیکن اگر دادے کا کوئي بیٹا زندہ نہیں تو پوتے دادا کے وارث ہونگے.

اور عام لوگوں کا جویہ خیال ہے کہ پوتے اپنے والد کا حصہ حاصل کرینگے اجماع کے خلاف ہے اس بنا پر کہ وراثت کي شرط میں شامل ہے موروث (یعني جس کا وارث بنا ہے) کي موت کے بعد وارث زندہ ہو ، لھذا جب بیٹا پہلے ہي فوت ہوچکا ہے تو یہ مستحیل ہے کہ بعد میں مرنے والے والد کي وراثت میں اس کا حصہ ہو .

المنھاج کي شرح تحفۃ المحتاج (6 / 402) میں مذکور ہے کہ: (اگردو قسمیں اکٹھي ہوجائیں) یعني صلبي اولاد اور بیٹے کي اولاد یعني پوتے (لھذا اگر صلبي اولاد میں اگربیٹا ہو) اکیلا ہو یا لڑکي کے ساتھ (تو پوتے محروم ہوجائیں گے) اجماع کے مطابق .

لیکن جس حالت میں پوتے وارث نہیں بنیں گے اس میں ان کے لیے ایک تہائي حصہ میں سے وصیت کرنا مستحب ہے اور خاص کرجب وہ محتاج اور فقراء ہوں تو وصیت مستحب ہے .

اور جواب كا خلاصہ يہ ہے كہ :

پوتے دادا كي وراثت كے ايك شرط كےساتھ وارث بنيں گے كہ اس كا كوئي بيٹا زندہ نہ ہو اور اگر اس كا بيٹا زندہ ہوا (چاہے يہ بيٹا ان كا والد ہو يا ان كا چچا) تو وہ پوتے وارث نہيں بنيں گے علماء كرام كا اس پر اجماع ہے .

اور مسلمان پر واجب اور ضروري ہے كہ وہ اس كا اعتقاد ركھے كہ اللہ تعالي نے جوفيصلہ كرديا ہے وہ عادلانہ ہے اور اس ميں حكمت ورحمت ہے اگرچہ اسے اس كا علم نہيں اور اس كے ليے وہ پوشيدہ ہے، اور اللہ تعالي اپنے بندوں كےليے وہي چيز مشروع كرتا ہے جس ميں ان كي صلاح وكاميابي اور فلاح وسعادت ہے فرمان باري تعالي ہے :

اللہ تعالي تمہارے ساتھ آساني كرنا چاہتا ہے سختي نہيںالبقرة (185)

اور دوسرےمقام پر فرمايا:

اللہ تعالي چاہتا ہے كہ تم سے تخفيف كردے كيونكہ انسان كمزور پيدا كيا گيا ہے النساء (28)

اور ايك مقام پر فرمايا:

سوقسم ہے آپ كےرب كي يہ اس وقت تك مؤمن ہي نہيں ہوسكتے جب تك كہ آپس كے تمام اختلافات ميں آپ كو حاكم نہ تسليم كرليں اور پھر آپ ان ميں جوفيصلہ كرديں اس سے وہ اپنے دلوں ميں كسي بھي قسم كي تنگي اور ناخوشي نہ پائيں اور فرمانبرداري كےساتھ تسليم كرليں النساء (65)

اور سورة احزاب ميں اللہ تعالي كا فرمان ہے:

اوركسي مؤمن مرد و عورت كو اللہ تعالي اور اس كےرسول كے فيصلہ كے بعد كسي امر كا كوئي اختيار باقي نہيں رہتا ياد ركھوجوبھي اللہ تعالي اور اس كےرسول صلي اللہ عليہ وسلم كي نافرماني كرے گا وہ صريح اور واضح گمراہي ميں پڑے گا الاحزاب (36)

اور سورة مائدة ميں كچھ اس طرح فرمايا:

يقين ركھنے والے لوگوں كےليے اللہ تعالي سے بہتر فيصلے كرنا والا اور كون ہوسكتا ہے ؟ المائدة (50) مزيد تفصيل كےليے آپ مندرجہ ذيل سوال نمبروں كے جوابات ضرور ديكھيں: (1239) (13932) (22466)

واللہ اعلم .